أردو
٣

منهج العقيدة

(المستوى الثالث)

عقیدہ-۳

اعداد: عبدالهادی عبدالخالق مدنی

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في الأحساء

تحت إشراف وزارة الشئون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

شعبۂ اردو-احساء اسلامک سینٹر

پوسٹ بکس نمبر: ۲۰۲۲-ہفوف-الاحساء-۳۱۹۸۲-ٹیلیفون:۲۳۶-۵۸۶۶۶۷۲

AL-AHSA ISLAMIC CENTER

P.O. BOX 2022, **HOFUF, AL-AHSA,** 31982

کورس کا تفصیلی خاکہ

اسباق[1]	مضامین	صفحہ
۱	اللہ کے ناموں اور صفات پر ایمان	
۲	اسماء وصفات میں گمراہ لوگ	
۳	ملائکہ پر ایمان	
۴	ملائکہ سے متعلق بعض لوگوں کی گمراہی	
۵	اللہ کی کتابوں پر ایمان	
۶	انبیاء اور رسولوں پر ایمان	
۷	انبیاء اور رسولوں کی صفات	
۸	ایمان بالرسل کن باتوں کو شامل ہے؟	
۹	یوم آخرت پر ایمان	
۱۰	دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان	
۱۱	حساب وکتاب پر ایمان	
۱۲	جنت وجہنم پر ایمان	

[1] اس کتاب کے مضامین کی تقسیم بارہ دنوں پر کی گئی ہے۔ ہر دن پینتالیس منٹ درکار ہے۔ کیونکہ احساء اسلامک سینٹر ہفوف میں اسی طریقہ کار کے مطابق تعلیم کا بندوبست ہے۔ مشقی کارگاہ میں اس کی تدریس کے لئے نو گھنٹے مطلوب ہیں۔ اس کتاب سے استفادہ کے خواہش مند افراد یا ادارے اپنے پاس مہیا وقت کے لحاظ سے موضوعات کی نئی تقسیم کر سکتے ہیں بشر طیکہ متعینہ علمی مشمولات اور تسلسل کی پابندی کریں۔

سبق (1)

اللہ کے ناموں اور صفات پر ایمان

یعنی اللہ تعالیٰ نے جن ناموں اور جن صفات کو اپنے لئے اپنی کتاب یا اپنے رسول کی سنت میں ثابت کیا ہے ان کو اللہ کے شایان شان کسی تحریف یا تعطیل یا تکییف یا تمثیل کے بغیر ثابت کرنا۔

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَـٰٓئِهِۦ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾ الأعراف: ۱۸۰ [اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سو ان سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کجروی کرتے ہیں ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی]۔

نیز ارشاد ہے: ﴿وَلَهُ ٱلْمَثَلُ ٱلْأَعْلَىٰ فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ﴾ الروم: ۲۷ [اسی کی بہترین اور اعلی صفت ہے آسمانوں میں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے] ۔

نیز ارشاد ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ﴾ الشوری: ۱۱ [اس جیسی کوئی چیز نہیں، وہ سننے اور دیکھنے والا ہے] ۔

یہاں اسماء وصفات سے متعلق چند مفید قاعدے ذکر کر دینا مناسب ہے:

۱۔ اللہ کے تمام نام حسن وجمال کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ﴾ الأعراف: ۱۸۰ [اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں]۔ کیونکہ یہ نام اپنے اندر ایسے صفات کو سموئے ہوئے ہیں جو ہر طرح سے کامل ومکمل اور ہر نقص وعیب سے پاک ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات، صفاتِ کمال ہیں، ان میں کسی جانب سے کہیں کوئی نقص یا عیب نہیں ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات توقیفی ہیں، یعنی ان کا ثبوت وحی پر موقوف ہے، ان کو وحی کے بغیر عقل سے معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا کتاب وسنت میں ثابت شدہ ناموں اور صفات پر

توقف کرنا ضروری ہے۔ان میں کمی بیشی نہیں کی جاسکتی ہے۔چونکہ عقل اس بات کاادراک نہیں کرسکتی کہ اللہ تعالیٰ کن ناموں اور کن صفات کا مستحق ہے لہٰذااس معاملہ میں وارد شدہ نصوص پر توقف کرنا ضروری ہے۔

سبق (2)

اسماء وصفات میں گمراہ لوگ

اس معاملہ میں دو گروہ گمراہی کا شکار ہوگئے ہیں:

پہلا گروہ (معطلہ) :

ان لوگوں نے تمام اسماء وصفات یا بعض کا انکار کر دیا، ان کا گمان ہے کہ اسے ثابت کرنے سے اللہ کی اس کے مخلوق سے مشابہت لازم آتی ہے جبکہ یہ گمان کئی اسباب کی بنا پر باطل ہے:

① اس سے بہت سی باطل چیزیں لازم آتی ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کے کلام میں تناقض، کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے لئے اسماء وصفات کو ثابت کیا ہے نیز اپنے مثل کسی چیز کے ہونے کی نفی کی ہے، اگر ان کے اثبات سے تشبیہ لازم آتی تو اللہ کے کلام میں تناقض لازم ہو جائے گا اور ایک بات دوسری بات کو جھٹلانے والی ثابت ہوگی۔

② دو چیزوں کے نام اور صفت میں متفق ہونے سے ان دونوں کا ہم مثل ہونا لازم نہیں ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ دو شخص انسان ہونے، سننے والا، دیکھنے والا اور بولنے والا ہونے میں متفق ہیں لیکن اس کا لازم یہ نہیں ہوتا کہ وہ دونوں انسانیت میں یا سننے، دیکھنے اور بات کرنے کی صلاحیت میں بھی یکساں ہوں۔ ایسے ہی آپ دیکھتے ہیں کہ حیوانات کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں ہیں لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان سب کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں ہم مثل ہوں۔

اگر مخلوقات میں ناموں اور صفات کے اتفاق کے باوجود اختلاف واضح ہے تو خالق اور مخلوق کے درمیان اختلاف کہیں زیادہ واضح اور بڑھ کر ہے۔

دوسرا گروہ (مشبہہ) :

ان لوگوں نے اللہ کو اس کی مخلوق سے تشبیہ دیتے ہوئے اس کے ناموں اور صفات کو ثابت کیا، ان کا گمان ہے کہ نصوص اسی پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بندوں سے ان کی فہم کے مطابق ہی خطاب کرتا ہے لیکن یہ گمان کئی اسباب کی بنا پر باطل ہے:

① اللہ عزوجل کا اپنی مخلوق کے مشابہ ہونا ایسی بات ہے جسے عقل وشریعت دونوں باطل قرار دیتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ کتاب وسنت کا تقاضا کوئی امر باطل ہو۔

② اللہ عزوجل نے بندوں کو ان کی فہم کے مطابق اصل معنی کے اعتبار سے مخاطب کیا ہے،

لیکن اللہ کی ذات وصفات سے متعلق اس معنی کی حقیقت وماہیت کا علم صرف اللہ عزوجل کو ہے۔

جب اللہ نے اپنے آپ کو سننے والا ثابت کیا تو سننا اصل معنی کے اعتبار سے معلوم ہے لیکن اللہ کے سننے کی حقیقت وکیفیت نامعلوم ہے کیونکہ جب سننے کی حقیقت مخلوقات تک میں مختلف ہوتی ہے تو خالق اور مخلوق کے درمیان اختلاف زیادہ واضح اور بہت بڑھ کر ہوگا۔

اللہ عزوجل نے اپنے بارے میں یہ خبر دی ہے کہ وہ اپنے عرش پر مستوی ہوا، مستوی کا معنی (چڑھنا، بلند ہونا) معلوم ہے لیکن اللہ تعالٰی کے اپنے عرش پر مستوی ہونے کی حقیقت وکیفیت غیر معلوم ہے کیونکہ مخلوق کے اندر بھی مستوی ہونے کی حقیقتوں میں بڑا فرق ہے، ایک پرسکون کرسی پر مستوی ہونا ایک بدکے ہوئے اڑیل اونٹ کے کجاوے پر مستوی ہونے کی طرح نہیں ہے، جب خود مخلوق کے مستوی ہونے کی حقیقتوں میں اس قدر فرق ہے تو خالق اور مخلوق کے درمیان کا فرق کس قدر عظیم اور کس قدر زیادہ ہوگا۔

ایمان باللہ کے فوائد:

ایمان باللہ اپنے اندر مومنوں کے لئے بڑے عظیم فوائد رکھتا ہے:

١. اللہ کی توحید پر اس طرح عمل کہ اس کے سوا کسی کا خوف یا امید باقی نہ رہ جائے اور اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔

٢. اللہ عزوجل کے اچھے اچھے ناموں اور بلند صفات کے تقاضوں کے مطابق اس کی کمال محبت اور تعظیم۔

٣. اللہ کے احکام کی بجاآوری اور منہیات سے اجتناب کرکے اس کی عبادت کی تکمیل۔

سبق (3)

ملائکہ پر ایمان

ملائکہ کا تعلق غیب کی دنیا سے ہے، وہ مخلوق ہیں، اللہ عزوجل کے عبادت گذار بندے ہیں، وہ اللہ کی بیٹیاں نہیں ہیں، نہ اس کی اولاد ہیں، نہ ہی اس کے ساتھ شریک اور ساجھی ہیں اور نہ ہی اس کے ہم مثل ہیں اور نہ ہی ان کو ربوبیت والوہیت کی کوئی خصوصیت حاصل ہے۔ اللہ تعالی نے ان کو نور سے پیدا کیا ہے اور انھیں اپنے حکموں کا مکمل پابند بنایا ہے اور ان کو اپنے احکام نافذ کرنے کی پوری قوت دی ہے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَمَنْ عِندَهُۥ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُونَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ﴾ الأنبياء: ١٩ - ٢٠ [اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا بھی سستی نہیں کرتے]۔

ملائکہ کی بہت بڑی تعداد ہے جس کا شمار اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں۔ صحیحین میں قصۂ معراج میں انس رضی اللہ عنہ کی ثابت حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آسمان میں بیت معمور کو ظاہر کیا گیا جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے صلاۃ پڑھتے ہیں جو ایک بار داخل ہو کر نکلتے ہیں دوبارہ ان کی باری نہیں آتی ہے۔

ملائکہ پر ایمان چار چیزوں کو شامل ہے:

الف/ ان کے وجود پر ایمان

ب/ جن کا نام معلوم ہے مثلاً جبریل ان پر نام بنام ایمان لانا اور جن کا نام نہیں معلوم ہے ان پر اجمالی ایمان لانا

ج/ ان کی جو صفات معلوم ہیں ان پر ایمان لانا مثلاً جبریل علیہ السلام کی صفت سے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی اصل خلقت پہ دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے اور افق کو گھیرے ہوئے تھے۔

کبھی فرشتے اللہ عزوجل کے حکم سے انسانی شکل بھی اختیار کر لیتے ہیں مثال کے طور پر جبریل علیہ السلام۔ جب اللہ تعالی نے انھیں مریم علیہا السلام کے پاس بھیجا تو وہ ان کے

سامنے پورے آدمی بن کر ظاہر ہوئے۔اسی طرح ایک بار جب نبی ﷺ صحابہؓ کرام کے درمیان تشریف فرماتھے ایک آدمی کی صورت میں آئے خوب سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، نہایت کالے بال تھے، سفر کا کوئی اثر نظر نہ آتا تھا، صحابہ میں سے کوئی پہچانتا نہ تھا، نبی ﷺ کے قریب بیٹھ گئے، آپ سے ایمان، اسلام، احسان، قیامت اور اس کی علامتوں کے بارے میں دریافت کیا، نبی ﷺ نے اس کا جواب دیا نیز فرمایا: یہ جبریل تھے تمھیں تمھارا دین سکھانے آئے تھے۔(یہ مسلم کی روایت ہے۔) ۔ایسے ہی وہ ملائکہ جنھیں اللہ تعالی نے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے پاس بھیجا تھا وہ آدمیوں کی شکل میں تھے۔

د/ ان کے جو کام ہمیں معلوم ہیں ان پر ایمان لانا کہ وہ اللہ کے حکم سے یہ سارے کام بجالاتے ہیں جیسے کسی تھکاوٹ اور اکتاہٹ کے بغیر شب و روز تسبیح و عبادت میں مشغول رہنا۔

بعض فرشتوں کے نام اور ان کے ذمہ مخصوص کام:

فرشتوں کے نام	ان کے ذمہ مخصوص کام
جبریل علیہ السلام	اللہ کی وحی کے امین ہیں اللہ عزوجل انھیں اپنی وحی دے کر نبیوں اور رسولوں کے پاس بھیجتا ہے
میکائیل علیہ السلام	ان کو بارش اور نباتات کی ذمہ داری سونپی گئی ہے
اسرافیل علیہ السلام	ان کو بوقت قیامت نیز مخلوقات کے دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کے لئے صور میں پھونک مارنے کی ذمہ داری دی گئی ہے
ملک الموت	ان کو موت کے وقت روح قبض کرنے کا کام سونپا گیا ہے۔
مالک	جہنم کے داروغہ ہیں
رضوان	جنت کے داروغہ ہیں
منکر و نکیر	جب کوئی مردہ قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے پاس یہ دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے اس کے رب اور دین اور نبی کے بارے میں سوال کرتے ہیں

ان کے علاوہ بھی فرشتوں کی بہت بڑی تعداد ہے جن کے نام ہم کو معلوم نہیں، چند کے کام ہم ذیل میں ذکر کر رہے ہیں:

- کچھ ملائکہ رحم مادر کے بچوں پر مقرر ہیں، جب ماں کے پیٹ میں بچہ کی عمر چار ماہ کی ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے اس کی روزی، مدت حیات، عمل، نیک بختی و بد بختی لکھنے کا حکم دیتا ہے۔
- کچھ فرشتے انسانوں کے اعمال کی کتابت و حفاظت پر مامور ہیں، ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک دائیں جانب اور ایک بائیں جانب۔

سبق (4)

ملائکہ سے متعلق بعض لوگوں کی گمراہی

ایک جماعت فرشتوں سے متعلق ضلالت کا شکار ہوگئی اور ان کے جسم ہونے کا انکار کردیا، ان کا کہنا یہ ہے کہ مخلوقات میں خیر کی پوشیدہ قوتوں کا نام ملائکہ ہے۔ جب کہ اس بات سے کتاب وسنت اور اجماع امت کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ جَاعِلِ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُوْلِيٓ أَجۡنِحَةٖ مَّثۡنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ﴾ فاطر: ١ [اس اللہ کے لئے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداءً) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے]۔

نیز ارشاد ہے: ﴿وَلَوۡ تَرَىٰٓ إِذۡ يَتَوَفَّى ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَضۡرِبُونَ وُجُوهَهُمۡ وَأَدۡبَٰرَهُمۡ﴾ الأنفال: ٥٠ [کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں، ان کے منہ پر اور سرینوں پر مار مارتے ہیں]۔

نیز ارشاد ہے: ﴿وَلَوۡ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِي غَمَرَٰتِ ٱلۡمَوۡتِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓاْ أَيۡدِيهِمۡ أَخۡرِجُوٓاْ أَنفُسَكُمُ﴾ الأنعام: ٩٣ [اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو]۔

نیز ارشاد ہے: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمۡ قَالُواْ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمۡۖ قَالُواْ ٱلۡحَقَّۖ وَهُوَ ٱلۡعَلِيُّ ٱلۡكَبِيرُ﴾ سبأ: ٢٣ [یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمھارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند وبالا اور بہت بڑا ہے]۔ اہل جنت کے بارے میں ارشاد ہے: ﴿وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُونَ عَلَيۡهِم مِّن كُلِّ بَابٖ ٢٣ سَلَٰمٌ عَلَيۡكُم بِمَا صَبَرۡتُمۡۚ فَنِعۡمَ عُقۡبَى ٱلدَّارِ﴾ الرعد: ٢٣ – ٢٤ [ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے، کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، صبر کے بدلے، کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا]۔

صحیحین میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: جب اللہ

عزوجل کسی بندے سے محبت کرتا ہے جبریل کو ندا دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم اس سے محبت کرو تو جبریل اس سے محبت کرتے ہیں پھر جبریل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں سے محبت کرتا ہے تم سب اس سے محبت کرو تو اس سے آسمان والے محبت کرتے ہیں پھر اس کے لئے زمین میں قبولیت دے دی جاتی ہے۔

صحیحین ہی میں انھیں سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے بیٹھ کر لوگوں کے نام ان کی آمد کی ترتیب کے مطابق پہلا پھر اس کے بعد آنے والا لکھتے رہتے ہیں جب امام نکلتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں لگ جاتے ہیں۔

یہ تمام نصوص بہ صراحت دلالت کرتے ہیں کہ فرشتے جسم رکھتے ہیں وہ معنوی قوت کا نام نہیں ہیں جیسا کہ منحرفین کا خیال ہے۔ مذکورہ نصوص کے تقاضے کے مطابق ہی تمام مسلمانوں کا اجماع بھی ہے۔

ایمان بالملائکہ کے فوائد:

ایمان بالملائکہ کے بہت سے فوائد اہل ایمان کو حاصل ہوتے ہیں:

١. اللہ اور اس کی قوت وسلطنت کی عظمت کا علم کیونکہ مخلوق کی عظمت سے خالق کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔

٢. اللہ عزوجل کا شکر گذار ہونا کہ اس نے آدم کی اولاد پر اس قدر عنایات کر رکھی ہیں کہ ان کی حفاظت، ان کے اعمال کی کتابت اور ان کے دیگر مصالح کے لئے ملائکہ کو مامور کر دیا ہے۔

٣. ملائکہ سے محبت کرنا کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت میں لگے ہوئے ہیں۔

سبق (5)

کتابوں پر ایمان

کتابوں کا مفہوم:

کتابوں جمع ہے کتاب کی جس کا معنی ہے مکتوب (لکھی ہوئی چیز)

یہاں کتابوں سے مراد وہ کتابیں ہیں جو اللہ عزوجل نے مخلوق کی رحمت وہدایت اور دنیاوآخرت میں ان کی سعادت کے واسطے اپنے رسولوں پر نازل فرمائی ہیں۔

کتابوں پر ایمان کتنی باتوں کو شامل ہے؟

کتابوں پر ایمان چار باتوں کو شامل ہے:

الف/ اس بات پر ایمان کہ اللہ کی طرف سے ان کا نازل ہونا برحق ہے۔

ب/ جن کتابوں کا نام معلوم ہے ان پر نام کے ساتھ ایمان لانا مثلاً قرآن مجید محمد ﷺ پر نازل ہوا، توریت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، زبور داود علیہ السلام کو دیا گیا، انجیل عیسیٰ علیہ السلام کو عطا کیا گیا، جن کتابوں کا نام معلوم نہیں ہم ان پر اجمالی ایمان رکھتے ہیں۔

ج/ ان کتابوں کی صحیح خبروں کی تصدیق کرنا جیسے قرآن پاک کی خبریں اور سابقہ کتابوں کی وہ خبریں جن میں تحریف یا تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔

د/ ان کتابوں کے غیر منسوخ احکام پر عمل کرنا اور ان پر تسلیم ورضا اختیار کرنا خواہ اس کی حکمت ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔واضح رہے کہ تمام سابقہ کتابیں قرآن کریم کے ذریعہ منسوخ ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا ہے: ﴿ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ﴾المائدۃ: ۴۸ [اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے]۔یعنی قرآن ان کتابوں پہ حاکم ہے لہذا سابقہ کتابوں کے کسی حکم پر عمل جائز نہیں سوائے ان کے جو صحیح ہیں اور قرآن مجید نے ان کا اقرار کیا ہے۔

ایمان بالکتب کے فوائد:

ایمان بالکتب کے نہایت عظیم فوائد ہیں:

١. اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر عنایات کا علم کہ اس نے ہر قوم کی ہدایت کے لئے کتاب نازل فرمائی۔

٢. شریعت سازی میں اللہ کی حکمت کا علم کہ اس نے ہر قوم کے مناسب حال انھیں شریعت عطا فرمائی۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ﴾المائدة: ۴۸ [تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کردی ہے]۔

٣. اس تعلق سے اللہ کی نعمت کا شکر کرنا

سبق (6)

نبیوں اور رسولوں پر ایمان

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں میں ان میں سے افضل شخص کو منتخب کرکے اپنا نبی اور رسول بنایا تاکہ وہ انھیں ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دے جس کا کوئی شریک وساجھی نہیں۔ جو لوگ ان رسولوں پر ایمان نہیں لائے وہ گمراہ اور گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہوئے۔ ارشاد ہے: ﴿وَمَن يَكْفُرْ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًۢا بَعِيدًا ﴿١٣٦﴾﴾ النساء: ۱۳۶ (جس شخص نے اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت کا انکار کیا وہ یقیناً دور کی گمراہی میں جاپڑا)۔

ان نبیوں اور رسولوں کے طریقہ پر چلنا ضروری ہے، ان کے حکموں کی تعمیل اور ان کی روکی ہوئی چیزوں سے رک جانا فرض ہے۔

انبیاء ورسل کی تعداد:

نبیوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے جو ایک بہت بڑی تعداد ہے۔

سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام اور سب سے پہلے رسول نوح علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری رسول محمد ﷺ ہیں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ﴾ النساء: ۱۶۳ [یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی]۔

صحیح بخاری میں شفاعت سے متعلق انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں نبی ﷺ کا یہ قول مذکور ہے: لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تاکہ آپ شفاعت کریں، آپ معذرت کردیں گے اور فرمائیں گے: نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔۔ الحدیث

محمد ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ﴾ الأحزاب: ۴۰ [(لوگو!)

تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے]۔

اولوالعزم رسول پانچ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے: ﴿ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مِيثَـٰقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَـٰقًا غَلِيظًا ﴿٧﴾ ﴾ الأحزاب: ۷ (اور جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا)۔

ہر قوم کے لئے رسولوں کی آمد:

ہر قوم میں اللہ نے یا تو ایک رسول مستقل شریعت دے کر بھیجا ہے یا ایک نبی کو ماقبل کی شریعت کی تجدید کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ارشاد باری ہے: ﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱجْتَنِبُوا۟ ٱلطَّـٰغُوتَ ﴾ النحل: ۳۶ [ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو]۔ نیز ارشاد ہے: ﴿ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴾ فاطر: ۲۴ [اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ گذرا ہو]۔ نیز ارشاد ہے: ﴿ إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلرَّبَّـٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ ﴾ المائدة: ۴۴ [ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت ونور ہے، یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالی کے ماننے والے انبیاء (علیہم السلام) اور اہل اللہ اور علماء فیصلے کرتے تھے]۔

سبق (7)

نبیوں اور رسولوں کی صفات

نبیوں اور رسولوں کی چند صفات یہ ہیں:

1) تمام نبی اور رسول بشر اور مخلوق ہوتے ہیں، انھیں بشری عوارض لاحق ہوتے ہیں جیسے بیماری، موت، کھانے پینے کی حاجت وغیرہ۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا جسے اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ذکر کیا ہے: ﴿وَٱلَّذِى هُوَ يُطۡعِمُنِى وَيَسۡقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِينِ ﴿٨٠﴾ وَٱلَّذِى يُمِيتُنِى ثُمَّ يُحۡيِينِ﴾ الشعراء: ٧٩ - ٨١ [وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے، اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے اور وہی مجھے مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا]۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: میں تم جیسا ایک بشر ہوں، بھول جاتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو، جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔ (بخاری و مسلم)

2) نبیوں اور رسولوں کو ربوبیت والوہیت کی کوئی خصوصیت حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی، رسولوں کے سردار، اللہ کے یہاں عظیم رتبہ کے مالک محمد ﷺ کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِى نَفۡعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ وَلَوۡ كُنتُ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ لَٱسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ ٱلۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِىَ ٱلسُّوٓءُۚ إِنۡ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوۡمٍ يُؤۡمِنُونَ﴾ الأعراف: ١٨٨ [آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا، میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں]۔ نیز ارشاد فرمایا: ﴿قُلۡ إِنِّى لَآ أَمۡلِكُ لَكُمۡ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلۡ إِنِّى لَن يُجِيرَنِى مِنَ ٱللَّهِ أَحَدٌ وَلَنۡ أَجِدَ مِن دُونِهِۦ مُلۡتَحَدًا﴾ الجن: ٢١ - ٢٢ [کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں کہہ دیجئے کہ مجھے ہر گز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور

میں ہر گز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی پا نہیں سکتا]۔

3) تمام نبی اور رسول سچے ہوتے ہیں اور ان کی قومیں ان کا سچا ہونا تسلیم کرتی ہیں، وہ پرہیز گار، امانت دار، ہدایت پر قائم اور ہدایت کی راہ دکھلانے والے ہوتے ہیں۔

4) واضح دلائل اور روشن معجزات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء ورسل کی تائید فرماتا ہے۔

5) تمام انبیاء ورسل توحید کی طرف دعوت دینے میں متفق ہیں جو کہ عبادت کی اصل اور اساس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ﴾ (سورہ نحل آیت ٣٦) "ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا یہ بتانے کے لئے کہ لوگو! صرف اللہ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے دور رہو۔"

سبق (8)

رسولوں پر ایمان کن باتوں کو شامل ہے؟

رسولوں پر ایمان چار چیزوں کو شامل ہے:

الف/ اس بات پر ایمان لانا کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں، جس نے کسی ایک کی رسالت کا انکار کیا گویا اس نے تمام کی رسالت کا انکار کیا جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ ٱلْمُرْسَلِينَ﴾ الشعراء: ۱۰۵ [قوم نوح نے رسولوں کو جھٹلایا]۔ اللہ تعالی نے قوم نوح کو تمام رسولوں کا جھٹلانے والا قرار دیا جب کہ اس وقت ان کے سوا کوئی اور رسول نہ تھا۔ اس بنیاد پر نصرانی جنھوں نے محمد ﷺ کی تکذیب کی اور آپ کی اتباع نہیں کی خود مسیح ابن مریم علیہما السلام کے بھی جھٹلانے والے اور ان کی اتباع نہ کرنے والے قرار پاتے ہیں خصوصاً جب کہ عیسی علیہ السلام نے محمد ﷺ کی بشارت بھی دی ہے، اور آپ کی بشارت کا مطلب ہی یہ ہے کہ آپ ﷺ ان کی طرف بھی رسول ہیں اور انھیں گمراہی سے نکال کر صراط مستقیم پر لانے والے ہیں۔

ب/ جن رسولوں کا نام معلوم ہے ان پر نام بنام ایمان لانا مثلاً: محمد ﷺ، ابراہیم، موسی، عیسی، نوح علیہم السلام، یہ پانچوں اولوالعزم رسول ہیں، اللہ تعالی نے قرآن پاک میں دو جگہ ایک ساتھ ان پانچوں کا ذکر فرمایا ہے، سورہ احزاب میں فرمایا: ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مِيثَـٰقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَـٰقًا غَلِيظًا﴾ الأحزاب: ۷ [جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی سے اور مریم کے بیٹے عیسی سے اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا]۔

سورہ شوری میں فرمایا: ﴿شَرَعَ لَكُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِۦ نُوحًا وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِۦٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓ ۖ أَنْ أَقِيمُوا۟ ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا۟ فِيهِ﴾ الشوری: ۱۳ [اللہ تعالی نے تمھارے لئے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری

طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسی اور عیسی (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا]۔

ہم جن رسولوں کا نام نہیں جانتے ان پر اجمالی ایمان لائیں گے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ﴾ غافر: ٧٨ یقینا [ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے (واقعات) ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے (قصے) تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کئے]۔

ج/ ان سے متعلق جو خبریں صحیح طور پر ثابت ہیں ان کی تصدیق کرنا

د/ ان رسولوں میں سے جو ہماری طرف بھیجے گئے ہیں ان کی شریعت کے مطابق عمل کرنا اور وہ آخری رسول محمد ﷺ ہیں جو ساری انسانیت کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ النساء: ٦٥ [سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں]۔

ایمان بالرسل کے فوائد:

ایمان بالرسل کے نہایت عظیم فوائد ہیں:

١. اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر عنایات اور رحمت کا علم کہ اس نے اپنی راہ دکھانے اور اپنی عبادت کی کیفیت بیان کرنے کے لئے لوگوں کے پاس اپنے رسول بھیجے کیونکہ انسانی عقل از خود وہاں تک رسائی نہیں پا سکتی۔
٢. اس عظیم نعمت پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا
٣. رسولوں علیہم الصلاۃ والسلام کی محبت اور ان کی تعظیم اور ان کے شایان شان ان کی مدح وثنا کیونکہ وہ سب اللہ کے رسول ہیں اور انھوں نے اللہ کی عبادت اور اس کے پیغام کی تبلیغ اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کا کام انجام دیا۔

سبق (9)

یوم آخرت پر ایمان

یوم آخرت کا مفہوم:

یوم آخرت یعنی قیامت کے دن پر ایمان جس روز لوگوں کو حساب و کتاب اور جزاو سزا کے لئے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔اس کا نام یوم آخرت اس لئے ہے کیونکہ اس کے بعد کوئی دن نہیں ہے،اس کے بعد اہل جنت اپنے منازل میں اور اہل جہنم اپنے ٹھکانوں میں قرار پاجائیں گے۔

یوم آخرت پر ایمان کن چیزوں کو شامل ہے؟

یوم آخرت پر ایمان تین چیزوں کو شامل ہے:

1) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان:

2) حساب اور جزا پر ایمان:

3) جنت وجہنم پر ایمان:

یوم آخرت سے ملحق باتیں:

یوم آخرت پر ایمان سے دو باتیں ملحق ہیں:

۱) فتنۂ قبر

۲) قبر کا عذاب اور اس کی نعمتیں

۳) علامات قیامت

سبق (10)

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان

ہمارا ایمان ہے کہ ہر انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ جب صور میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو لوگ اللہ رب العالمین کے سامنے ننگے پیر جوتے بغیر، ننگے بدن کپڑے بغیر، اور شرمگاہیں ختنہ بغیر اٹھ کر کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا فَـٰعِلِينَ﴾ الأنبياء: ۱۰۴ [جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے (ہی) رہیں گے]۔

مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا برحق ہے، کتاب وسنت اور مسلمانوں کے اجماع کے دلائل سے ثابت ہے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: ﴿ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ تُبْعَثُونَ﴾ المؤمنون: ۱۵ - ۱۶ [اس کے بعد پھر تم سب یقینا مر جانے والے ہو۔ پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے]۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ بروز قیامت ننگے پیر، ننگے بدن، ختنہ بغیر اٹھائے جائیں گے۔ (متفق علیہ)

مرنے کے بعد دوبارہ زندگی حکمت کا تقاضا بھی ہے کہ ایک دن اللہ تعالی اپنی مخلوق کو دوبارہ زندہ کرے اور اس دن انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دے جیسا کہ اپنے رسولوں کی زبانی بتایا ہے۔ ارشاد باری ہے: ﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَـٰكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾ المؤمنون: ۱۱۵ [کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمھیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے]۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ ٱلَّذِى فَرَضَ عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لَرَآدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ﴾ القصص: ۸۵ [جس اللہ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے وہ آپ کو دوبارہ پہلی جگہ لانے والا ہے]۔

سبق (11)

حساب اور جزا پر ایمان

ہمارا ایمان ہے کہ بندوں سے ان کے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور پھر اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ قیامت کے دن ترازو نصب کئے جائیں گے، جن کی نیکیاں ان کی برائیوں سے وزنی ہو گئیں وہ جنت پاکر کامیاب ہو جائیں گے اور جن کی برائیاں ان کی نیکیوں سے وزنی ہو گئیں وہ ناکام ونامراد ہو کر جہنم میں جائیں گے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے﴿ إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴾ الغاشیۃ: ۲۵ ۔۲۶ [بیشک ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا]۔

نیز ارشاد ہے: ﴿ مَن جَآءَ بِٱلْحَسَنَةِ فَلَهُۥ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَآءَ بِٱلسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰٓ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴾ الأنعام: ۱۶۰ [جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گنا ملیں گے اور جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا]۔

نیز ارشاد ہے: ﴿ وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَـٰسِبِينَ ﴾ الأنبیاء: ۴۷ [قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے]۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی مومن کو اپنے قریب کرے گا پھر اپنی رحمت کی چادر اس پر ڈال کر اسے ڈھانپ دے گا اور فرمائے گا: کیا تو فلاں گناہ جانتا ہے؟ کیا تو فلاں گناہ جانتا ہے؟ تو وہ اعتراف کرے گا کہ ہاں اے رب! یہاں تک کہ وہ جب اپنے گناہوں کا اقرار اور اپنی ہلاکت کا یقین کر لے گا تو اللہ تعالی فرمائے گا: میں نے انھیں دنیا میں تجھ پر پوشیدہ رکھا تھا اور آج تیرے لئے ان کی مغفرت کر رہا ہوں، پھر اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔ کافروں اور منافقوں کو تمام مخلوقات کے سامنے پکار کر کہا جائے گا: یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب پر جھوٹ گھڑا کرتے تھے، خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔(متفق

علیہ)

نبی ﷺ سے بہ سند صحیح ثابت ہے: جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کر ڈالا تو اللہ تعالی اپنے پاس اس کے لئے دس نیکیوں سے سات سو گنا بلکہ اس سے زیادہ لکھتا ہے اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور اسے کر ڈالا تو اللہ تعالی صرف ایک گناہ لکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

اعمال کا حساب ہونا اور ان کا بدلہ دیا جانا ہی عقل وحکمت کا تقاضا بھی ہے کیونکہ اللہ نے کتابیں نازل کی ہیں، رسولوں کو بھیجا ہے اور ان کی لائی ہوئی شریعت کو قبول کر کے ان میں سے واجب چیزوں پر عمل کرنا بندوں پر فرض قرار دیا ہے ساتھ ہی ان کے مخالفین سے جنگ ضروری قرار دیا ہے اور ان کے جان ومال اور خواتین واولاد کو ان کے لئے حلال کیا ہے، اگر حساب وکتاب اور بدلہ نہ ہوتا تو یہ ایک بے مقصد کھیل ہوتا جس سے حکمت والے رب کو پاک ہونا چاہئے۔ اللہ تعالی نے اسی بات کی طرف قرآن پاک میں اپنے اس قول کے اندر اشارہ کیا ہے: ﴿ فَلَنَسْـَٔلَنَّ ٱلَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ ٱلْمُرْسَلِينَ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم بِعِلْمٍ ۖ وَمَا كُنَّا غَآئِبِينَ ﴾ الأعراف: ٦ – ٧ [پھر ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے، پھر ہم چونکہ پوری خبر رکھتے ہیں ان کے روبرو بیان کر دیں گے اور ہم کچھ بے خبر نہ تھے]۔

ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ہر انسان کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا، ایمان والوں کو دائیں ہاتھ میں اور کفار ومشرکین کو بائیں ہاتھ میں۔

سبق (12)

جنت و جہنم پر ایمان

ہمارا ایمان ہے کہ جنت و جہنم مخلوقات کا آخری دائمی ٹھکانہ ہے۔ جنت وہ نعمتوں بھری جگہ ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے مومن اور متقی بندوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو لوگ اللہ کی واجب کی ہوئی چیزوں پر ایمان لاتے، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے، اللہ کے لئے مخلص ہوتے اور اس کے رسول کی پیروی کرتے ہیں۔

جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنھیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسانی دل میں کھٹکا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّآ أُخۡفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعۡيُنٖ جَزَآءَۢ بِمَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴾ السجدة: ۱۷ [کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے، جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے]۔

جہنم عذاب کی وہ جگہ ہے جسے اللہ عزوجل نے ان کافروں اور ظالموں کے لئے تیار کر رکھا ہے جنھوں نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی، اس کے اندر ایسی ایسی مختلف قسم کی سزائیں اور عذاب ہیں جو انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَٱتَّقُواْ ٱلنَّارَ ٱلَّتِيٓ أُعِدَّتۡ لِلۡكَٰفِرِينَ ﴾ آل عمران: ۱۳۱ [اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے]۔

نیز ارشاد ہے: ﴿ وَقُلِ ٱلۡحَقُّ مِن رَّبِّكُمۡۖ فَمَن شَآءَ فَلۡيُؤۡمِن وَمَن شَآءَ فَلۡيَكۡفُرۡۚ إِنَّآ أَعۡتَدۡنَا لِلظَّٰلِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمۡ سُرَادِقُهَاۚ وَإِن يَسۡتَغِيثُواْ يُغَاثُواْ بِمَآءٖ كَٱلۡمُهۡلِ يَشۡوِي ٱلۡوُجُوهَۚ بِئۡسَ ٱلشَّرَابُ وَسَآءَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴾ الكهف: ۲۹ [اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمھارے رب کی طرف سے ہے، اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے، ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انھیں گھیر لیں گی، اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اسی پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے]۔

نیز ارشاد ہے: ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَعَنَ ٱلۡكَٰفِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمۡ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَآ

أَبَدًاۖ لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٦٥﴾ يَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمۡ فِي ٱلنَّارِ يَقُولُونَ يَٰلَيۡتَنَآ
أَطَعۡنَا ٱللَّهَ وَأَطَعۡنَا ٱلرَّسُولَا۠ ﴾ الأحزاب: ۶۴ – ۶۶ [اللہ تعالی نے کافروں پر لعنت کی ہے اور
ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کرر کھی ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے ، وہ کوئی حامی و
مددگار نہ پائیں گے۔اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے (حسرت وافسوس
سے) کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالی اور رسول کی اطاعت کرتے]۔

آیئے ہم اپنی معلومات کی جانچ کریں

۱۔اللہ کے اسماء وصفات پر ایمان کا کیا مفہوم ہے؟

۲۔اللہ کے اسماء وصفات میں دو گروہوں نے ضلالت کی راہ لی، کسی ایک کا قول ذکر کر کے اس کی تردید کیجئے۔

۳۔فرشتوں پر ایمان چار چیزوں کو شامل ہے، بیان کیجئے۔

۴۔ تین فرشتوں کے نام اور ان کے کام بیان کیجئے۔

۵۔ایک فرقہ یہ عقیدہ رکھنے کی وجہ سے گمراہ ہو گیا کہ فرشتے مخلوق میں خیر کی پوشیدہ قوتوں کا نام ہیں، دلیل سے ان کی تردید کیجئے۔

٦۔ایمان بالملائکہ کے تین فوائد ذکر کیجئے۔

۷۔ کتابوں پر ایمان چار چیزوں کو شامل ہے، بیان کیجئے۔

۸۔ ایمان بالکتب کے تین فوائد ذکر کیجئے۔

۹۔ رسولوں پر ایمان چار چیزوں کو شامل ہے، بیان کیجئے۔

۱۰۔ رسول بشر ہیں نہ کہ فرشتے، اس کی ایک دلیل بتایئے۔

۱۱۔ رسولوں کے بشر ہونے کی کیا حکمت ہے؟

۱۲۔ ایمان بالرسل کے تین فوائد ذکر کیجئے۔

۱۳۔ یوم آخرت سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا یہ نام کیوں ہے؟

۱۴۔ یوم آخرت پر ایمان تین چیزوں کو شامل ہے، بیان کرو۔

۱۵۔ بروز قیامت حساب ہوگا اور بدلہ دیا جائے گا اس کی کیا دلیل ہے؟